DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan 75270

حوالہ نمبر: 38 4277	فتویٰ نمبر: 60317/56	سائل: محمد کامران صدیق	مجیب: نصیر احمد
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: مفتی محمد	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: خرید و فروخت کے جدید اور متفرق مسائل		تاریخ: 16-08-2017

نیٹ ورک مارکیٹنگ کمپنیوں کے کاروبار کا حکم

السلام علیکم! امید ہے کہ آپ حضرات خیریت سے ہوں گے۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ایک دوست مجھے ایک بزنس میں شمولیت کی آفر کر رہے ہیں جو کہ نیٹ ورک مارکیٹنگ کا ہے۔ یہ ایک کمپنی ہے جس کا نام (LEO) لیو ہے جو کہ Learn Earn Own کا مخفف ہے۔ مطلب ہم سے کاروبار کرنا سیکھیں، کمائیں اور اپنا کاروبار کریں۔ یہ کمپنی پوری دنیا میں کام کر رہی ہے اس کی ویب سائٹ www.learneranown.com کے نام سے انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ اس کمپنی نے کچھ پراڈکٹس بنائی ہیں، جس میں آپ کو کچھ لیکچر یا آن لائن تعلیم دی جاتی ہے جس کے وہ پیسے اجرت تعلیم کی شکل میں لیتے ہیں۔ ایک سال کی فیس 1500 پاونڈ ہے جو کہ سالانہ تعلیم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس 1500 پاونڈ کی تعلیم حاصل کرنے پر آپ کو کمپنی کی ایک سال کی ممبر شپ بھی دے دی جائے گی۔ اس ممبر شپ میں یہ شرط ہے کہا آپ کو مزید اور ممبر بھی اس کمپنی کے بنانے پڑیں گے۔ جب آپ ممبر بنائیں گے تو ان ممبرز کی انٹری (entry) پر آپ کو بھی کمیشن دیا جائے گا۔ پھر جب بھی آپ کے ممبر مزید ممبر بنائیں گے جن کا کمیشن ان کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی ملتا رہے گا۔ اگر آپ کے بنائے ہوئے ممبر کام کرتے رہے اور آپ نے کام چھوڑ بھی دیا تب بھی آپ کو کمیشن ملتا رہے گا جس کی مثال کمپنی والے یہ دیتے ہیں کہ جیسے انسان کسی کو نیکی پر لگائے اور جو نیکی پر لگا ہے وہ مزید لوگوں کو نیکی پر لگائے، اس طرح نیکیاں پہلے شخص کو بھی ملتی رہیں گی۔ کیا ان حضرات کی یہ بات درست ہے؟ مزید یہ کہ اس کمپنی نے شروع میں یہی کام شروع کیا، پھر انہوں نے اپنی پراڈکٹس میں اضافہ کیا۔ موبائل فون اور یو ایس بی بھی بنائیں جو لوگ خریدتے ہیں۔ پھر انہوں نے ایک پراڈکٹ لانچ کی جو کہ لیو کوئن (Leo Coin) کے نام سے ہے۔ یہ ڈیجیٹل کرنسی ہے جس کا مادی وجود نہیں، سمجھانے کیلئے انہوں نے ایک کوئن بنایا ہے کہ اگر حقیقت میں ہوتا تو ایسا ہوتا، ان کی یہ ڈیجیٹل کرنسی کمپیوٹر میں موجود ہوتی ہے جو کہ ایک کوڈ کے ذریعے سے وجود میں آتی ہے، اس کوڈ کو حل کرنے کے لئے طاقتور کمپیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے، جو بھی یہ کمپیوٹر لے گا وہ بنا سکتا ہے۔ شروع میں جو بات ذکر ہوئی تھی کہ 1500 پاونڈ سے سالانہ ممبر شپ ملتی ہے اس میں اب 1500 کے عوض آپ کو کچھ ڈیجیٹل کرنسی کا مالک بھی بنایا جاتا ہے، جو آپ سال ختم ہونے سے پہلے نکلوا بھی نہیں سکتے۔ جب آپ کے بنائے ہوئے ممبر کام کرتے رہتے ہیں تو آپ کے لیو کوئن (ڈیجیٹل کرنسی) میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، جس کو آپ مخصوص ATM کارڈ

شرعی پہلو:

(1) شریعت نے معاشرے کی معاشی ضروریات کی تکمیل کا بہت خیال رکھا ہے، اسی بنا پر فقہاء کرام نے معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کے لیے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ کسی شخص کو مشروط اور بطورِ حق کوئی عوض (اجرت، کمیشن وغیرہ) صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ یا تو کوئی مفید اور ضروری کام کریں، مثلاً عمل، مزدوری یا ملازمت، یا اس کا سرمایہ لگا ہوا ہو، یا وہ کسی مال کی ذمہ داری اپنے اوپر قبول کرے، اس کے علاوہ بطورِ حق کوئی عوض لینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جبکہ نیٹ ورک مارکیٹنگ میں کسی ممبر کو اپنی ڈاؤن لائن یا چین (Chain) سے کمیشن ملتا ہے تو ایسی صورت میں گو ٹاپ ممبر ابتدائی لوگوں پر محنت کرتا ہے، لیکن ایسا وقت بھی آتا ہے کہ ممبر کو اپنی ڈاؤن لائن کے ایسے لوگوں کی خریداری کا کمیشن بھی مل رہا ہوتا ہے جن پر اس نے براہِ راست محنت نہیں کی ہوتی بلکہ وہ ان کو جانتا تک نہیں ہوتا۔ قواعد شریعت میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ کوئی اس طرح کمیشن در کمیشن وصول کیا کرے، جس میں اس کی محنت ہی شامل نہ ہو۔

"وفي الدرر: لا يستحق الربح إلا بإحدى ثلاث: بمال، أو عمل، أو تقبل (قوله: أو تقبل) عبارة الدرر أو ضمان۔" (ردالمحتار:324/4)

+9221-1111-68384
nsk@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

(2) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "نجش" سے منع فرمایا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کے خریدنے کا ارادہ تو نہ رکھتا ہو، لیکن خواہ مخواہ چیز کی قیمت بڑھانے کے لیے دوسروں سے زیادہ بولی لگا تا رہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اس عمل کی بنا پر خرید و فروخت کے ایک معاشی عمل میں بلاوجہ خلل آئے گا اور چیز کی درست قیمت کے تعین میں غلطی ہوگی اور عوام کو نقصان ہوگا، اسی طرح دوسرے معاملات جہاں کچھ لوگوں کے عمل سے طلب اور رسد (Demand and Supply) میں خلل آتا ہو ان کو بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے، جیسے: اجارہ داری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ۔

نیٹ ورکنگ مارکیٹنگ میں بھی یہی خرابی پائی جاتی ہے کہ اس میں مصنوعات کی حقیقی طلب وہ نہیں ہوتی جو کمیشن کے لیے زینہ بنانے کی نیت سے پیدا کی جاتی ہے، اس میں ایک گونہ نجش پایا جاتا ہے، نیز اشیاء کی ایک خطیر مقدار کی فضول کھپت ہو جاتی ہے جو معاشی حوالے سے وسائل کے ضیاع کے زمرے میں آتا ہے، اور وہ بھی شرعاً ممنوع ہے۔

2140"-حدثنا علي بن عبد الله، حدثنا سفيان، حدثنا الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبيع حاضر لباد، ولا تناجشوا، ولا يبيع الرجل على بيع أخيه، ولا يخطب على خطبة أخيه، ولا تسأل المرأة طلاق أختها لتكفأ ما في إنائها»

(صحيح البخاري:69/3)

قانونی پہلو:

قانوناً کسی گروہ کی ایسی سرگرمی جس سے معاشی نظام میں خلل آنے کا اندیشہ ہو، اسے روکنا حاکم کا فرض ہے اور عوام پر اس کی تعمیل اور اطاعت واجب ہے۔ نیٹ ورکنگ مارکیٹنگ پاکستان میں حکومت کی طرف سے بھی ممنوع ہے۔

"قال في المعراج لأن طاعة الإمام فيما ليس بمعصية واجبة۔"

(ردالمحتار:172/2)

معاشی پہلو:

معاشی طور پر بھی اس میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

(1) اس کاروبار کا مقصد اشیاء کی فروخت نہیں ہوتی، بلکہ ممبر بنا کر کمیشن کمانا ہوتا ہے۔ اشیاء کا نام صرف لالچ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب بہت سارے لوگ ان اشیاء کو حقیقی ضرورت کے بغیر فقط کمیشن کے چکر میں خریدیں گے تو معاشرے کے وسائل ایک ایسی جہت پر خرچ ہوں گے جس کی کوئی حقیقی ضرورت نہیں تھی، گویا کمیشن کی آڑ میں اشیاء کی مصنوعی کھپت ٹھونس دی گئی، جس کی معاشی پہلو سے اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(2) ایسے کاروباروں کے ذریعے بیرونی کمپنیاں یہاں کے عوام کو بے وقوف بنا کر یہاں سے دولت سمیٹ کر باہر لے جاتی ہیں، عوام کمیشن کے چکر میں اپنا مال اور وقت صرف کرتے ہیں، جبکہ اصل کمائی ان کمپنیوں کے مالکان یا ٹاپ لیول کے کچھ ممبران حاصل کر لیتے ہیں اور عوام اپنی محنت کا صلہ وصول کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نیٹ ورک مارکیٹنگ سسٹم کا شرعی حکم:

نیٹ ورک مارکیٹنگ سسٹم کا شرعی حکم اس کی نوعیت اور تفصیلات کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتا ہے۔ ذیل میں اس کی مختلف صورتوں اور ان کے احکام کو بیان کیا جارہا ہے:

1۔ پہلی صورت یہ ہے کہ مذکورہ کاروبار میں اگر اس بات کی شرط لگادی جائے کہ خریدنے والا مارکیٹنگ کے اس عمل میں شریک ہوگا تو اس صورت میں یہ بیع فاسد ہے۔

2۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر خریدنے والے کے لیے مارکیٹنگ اس عمل (چین) میں مشروط نہ ہو، بلکہ خریدار صرف خریدی ہوئی چیز پر اکتفا کرے اور مارکیٹنگ میں شریک نہ ہو تو یہ خریداری جائز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس میں بیع کے جواز کی دیگر شرائط پوری ہوں، ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ مبیع حلال ہو۔

3۔ تیسری صورت یہ کہ مارکیٹنگ کی شرط اگرچہ نہ لگائی جائے، لیکن مارکیٹنگ کی سہولت ساتھ ملنے کی وجہ سے خریدی ہوئی چیز کو بازاری ریٹ سے زیادہ پر فروخت کیا جائے تو اس صورت میں بھی یہ جائز نہیں، اس لیے کہ اس میں زیادہ قیمت مارکیٹنگ کی سہولت دینے کی وجہ سے ہے جو کہ شرعاً رشوت کے زمرے میں آتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اس میں غرر اور قمار بھی ہے، اس لیے ممکن ہے وہ

وإنّ هذا الطّريقَ بدأته بعض الشّركات في البلاد الغربيّة، ثمّ اختارته بعض الشّركات في البلاد الإسلاميّة أيضاً. وقد تُسمّى "نظام شبكة التّسويق"(Marketing Network system) أو "نظام عدّة مستويات للتّسويق" (Multi- level Marketing System) وقد يُخفّف فيُقال MLM وقدجرى العمل به بطرقٍ وشروطٍ مختلفة. ولكنّ القدرَ المشترك في جميعها أنّ بيع المنتَج مصحوبٌ بنظامٍ للتّسويق يدخل فيه المشترون، ويلتمسون مشترين آخرين، ويفوزون في بعض الحالات المشروطة في النّظام بمبالغ أو أشياء ثمينة.

وإنّ الحكم الشّرعيّ لهذا النّظام وشراء منتَجاته يختلف باختلاف الأحوال.

١- إن كان بيعُ المنتَج مشروطاً بأن يدخلَ المشتري في شبكة التّسويق، فهذا البيعُ

فاسد، لاشتراط ما لايقتضيه العقد.

٢- إن كان الدّخولُ في شبكة التّسويق غيرَ مشروط في بيع المنتَج، واقتصر المشتري على شراء المنتج فقط، ولم يدخُل في شبكة التّسويق، فهو شراءٌ جائز، إذا استوفى شرائط جواز البيع، ومنها أن يكون المبيعُ حلالاً.

٣- إن كان الدّخولُ في شبكة التّسويق غيرَ مشروط في بيع المنتَج، ولكنّ المنتَج يُباع بثمنٍ أكثر من سعر مثله في السّوق، فلا يجوز شراءُ المنتَج بنيّة الدّخول في نظام التّسويق، وذلك لأنّ الثّمنَ الزّائد لا يُدفع إلاّ للدّخول في هذا النّظام الّذي هو عقدٌ مستقلٌ عن شراء المنتَج. ولو فُرضَ أنّ الدّخول في السّمسرة عقدٌ صحيحٌ، فإنّ هذه الزّيادةَ في الثّمن ليست إلاّ مقابلَ مجرّد الدّخول في العقد، وذلك رشوة. وأمّا إذا اعتُبر عقدُ السّمسرة عقداً فاسداً لما فيه من الغرر كما سيأتي، فإنّ هذه الزّيادةَ تعليقٌ للتّمليك على الخطر، وهو قمارٌ محرّم.

Scanned by CamScanner

آگے بالواسطہ اور بالواسطہ ممبر بنا کر بہت زیادہ کمیشن وصول کر لے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ممبر نہ بنا سکے اور جو مارکیٹ سے زیادہ قیمت ادا کی گئی تھی وہ ضائع ہو جائے۔

4۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ مارکیٹنگ کی شرط نہ لگائی جائے، اور خریدی ہوئی چیز بھی بازاری ریٹ پر فروخت کی جائے تو اس صورت میں اگر وہ چیز خریدنے کے بعد مارکیٹنگ کا مستقل عقد کرے تو وہ شرعاً سمسرہ کے حکم میں ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ اگر براہ راست ایک شخص کو کمیشن ایجنٹ بن کر فروخت کرتا ہے اس پر کمیشن لیتا ہے تو جائز ہے۔ لیکن اگر یہ چین چلتا رہے تو اس صورت میں کمیشن در کمیشن وصول کرنا لازم آئیگا، شرعاً اس کی نظیر موجود نہیں اور شرعاً یہ ممنوع ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں صورت مسؤلہ میں نیٹ ورک مارکیٹنگ کا کاروبار شرعی لحاظ سے ناجائز ہے، اس لیے کہ اس کاروبار میں اشیاء کی خریداری کے ساتھ مارکیٹنگ کی بھی شرط لگائی گئی ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے، نیز قانونی اور معاشی پہلو سے بھی اس کے مفاسد واضح ہیں۔

وإنّ الغرر في مثل هذا النّظام كثير، وخاصّةً لأنّه يعتمد عادةً على شروطٍ معقّدة يفحش بها الغرر.

(فقه البيوع على المذاهب الاربعة: 815/2)

وقد جرى عملُ بعض الشّركات على أنها تبيع مُنتجاً من منتجاتها، مع إعطاء الحقّ للمشتري أن يُسوّق ذلك المنتج، ويلتمسَ له مشترين آخرين. فلو فعل ذلك، ونجح في الحصول على عددٍ من المشترين بشروطٍ يُعيّنها نظامُ الشّركة، فإنّه يفوز بمبلغٍ أو شيئٍ ثمين من قِبل الشّركة. وكذلك المشترون الجُدد الّذين اشتروا هذا المنتج بوساطة المشتري الأوّل يحقّ لهم أن يلتمسوا مشترين آخرين، فإن نجحوا في إيجاد عدد معيّن من المشترين بالشّروط المعيّنة في النّظام، فإنّهم يستحقّون ذلك المبلغ أو الشّيئ الثّمين أيضاً. وإن بلغ المشترون عن طريق هذه الشّبكة عدداً معيّناً، فلا يزال المشتري الأوّل يحصُل على مبالغ أو أشياء معيّنةً في النّظام عند دخول المشترين الجُدد بشروط معيّنة، وإن كان قد عمِل في الحصول على المشترين لأوّل مرّة فقط.

٤- إن كان الدخول في شبكة التسويق غير مشروط في بيع المنتج، والمنتج يُباع بسعر السوق، واشتراه المشتري بنية الدخول في نظام التسويق، فالدخول في التسويق عقدٌ مستقلٌ عن البيع، وهو سمسرةٌ من الناحية الفقهية، وما يتسلم من المبالغ بالتسويق هو أجرة السمسرة. فيجب أن يستوفي العقدُ شرائط جوازه الشرعي. ولكنّ المتبع في هذا النظام عادةً أنّ المشتري لايستحقّ أجرة السمسرة بإيجاد مشترٍ واحد، وإنما يستحقّ الأجر إذا أوجد عدداً من المشترين، وإن أوجد المشترين بذلك العدد، فإنه لايزال يحصل على حصة من مبالغ تدفع على ايجاد المشترين من غيره.
(فقه البيوع على المذاهب الاربعة:2/13,812)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

نصیر احمد

دارالافتاء جامعۃ الرشید

23/ذوالقعدہ 1438ھ